

# محبت جاودائی ہے



NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

www.neweramagazine.com

عینی راجھوت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# محبت جاودائی ہے

## از عینی راجپوت

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین



شہزادیوں کی طرح زندگی گزارنے والی اس لڑکی کی کہانی بھی عام کہانیوں جیسی ہی تھی چہرے پر چھائی مخصوصیت اور اس کی گھنی پلکیں اس کی شخصیت کی دو اہم ایسی خوبیاں تھیں کہ ہر دیکھنے والا ان دونوں خوبیوں کی بنا پر اسے کسی مخصوص گڑیا سے تشبیہ دیتا تھا سترہ سال کی اس مخصوص گڑیا کو زندگی کی مشکلات اور آزمائشوں کا علم اس وقت ہوا جب اس کے ماں باپ ایک کار ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئے اتنی کم عمری میں اکیلے زندگی گزارنا اس کے لیے بے حد مشکل تھا تو اس بات کا یہ حل نکالا گیا کہ اس کا نکاح اس کے چچا زاد سے کر دیا گیا کاچ سے واپسی پر یونیفارم ہی میں نکاح نامے پر سائن کرتے ہوئے وہ اس دنیا کی ایک انوکھی ہی دلہن لگ رہی تھی اس کی شادی اس سے دس سال بڑی عمر کے لڑکے سے کی گئی تھی جو شاید ناولوں کے ہیر و کی طرح انتہائی بد زبان اکٹو اور کھڑوس تھا ان تمام خامیوں کے ساتھ اس کے پاس ایک بہترین خوبی یہ تھی کہ وہ ذہین تھا جس کی بنا پر آج وہ ڈاکٹر کے عہدے پر فائز تھا اور ڈاکٹر خوابوں اور ناولوں کی دنیا میں رہنے والی اس لڑکی کے آئندیل ہوا کرتے تھے اسے صرف اس بات کی خوشی تھی کہ

اس کی دنیا بھی خوابوں کی دنیا جیسی ہونے والی ہے لیکن کون جانے کے  
یہ زندگی انسان کو کیا کیا رنگ دکھاتی ہے

oooooooooooooooooooo

حریم پیٹا آپ تیار ہو گئی "احسان صاحب نے انتہائی محبت سے اسے"  
مخاطب کرتے ہوئے پوچھا تھا

جی پچا جان "اس نے نہایت عاجزی سے جواب دیا تھا "  
تو پیٹا آج سے آپ عارب کے ساتھ ہی جایا کرو گی کیونکہ اب آپ "  
اس کی ذمہ داری ہو اور دوسری بات اگر آپ کو کسی بھی چیز کی  
ضرورت ہو تو آپ مجھے یا عارب کو بلا جھگ کہہ سکتی ہوں ٹھیک ہے  
"پیٹا"

اور اس نے فرمانبرداری کے ساتھ سر ہلا دیا تھا

oooooooooooooooo

اٹھا نہیں عارب ابھی تک "عالیہ بیگم نے ملازمہ سے پوچھا تھا نہیں "

بیگم صاحبہ جواب توقع کے مطابق آیا تھا

یہ لڑکا کبھی نہیں سدھرے گا وہ ماہی سے سر ہلاتے ہوئے اس کے  
کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی

"عارب اٹھو بیٹا حرمیم کو کالج چھوڑ کر آؤ "

انہوں نے مجبت سے اس کے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے کہا تھا  
مما آپ لوگوں کے ساتھ مسئلہ کیا ہے جب آپ کو پتہ ہے کہ میں"  
صحیح 11 بجے اٹھ کر ہو سپیل جاتا ہوں تو یوں صحیح اٹھانے کا  
مقصد .....

گھر میں ڈرائیور بھی تو موجود ہیں ان کے ساتھ بھیج دیں اور رحم  
کرے مجھ پر آپ اچھی طرح جانتی ہے کہ میں رات ایک بجے جا کر  
کہیں گھر آتا ہوں اور اب بجائے اس کے کہ میں اپنی نیند پوری کر لو  
آپ ہو گی صحیح صبح میرے سر پر سوار

بد تمیزی کی تو انہا ہے ویسے تمہارے بابا کو جا کر کہتی ہوں کہ

موصوف کو ابھی نیند پوری کرنی ہے پھر وہ بتائیں گے تمہیں آ کر کے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں اور وہ ان کی دھمکی پر فوراً بچوں کی طرح اٹھ کر پیڑھ گیا تھا

مما آپ جانتی ہے نا کہ اس دنیا میں میں بابا کی علاوہ کسی سے نہیں " ڈرتا " اس میں منہ بناتے ہوئے کہا تھا

تو اسی لیے کہا ہے کہ بہتر یہی ہے کہ تم نیچے پہنچو یہ نہ ہو کے مجھے آپ کے والد محترم کو اوپر آپ کے کمرے میں بلانا پڑے عالیہ پیغم نے رعب سے کہا تھا

بلیک میل کر رہی ہیں مجھے " اس نے ابرو اچکاتے ہوئے کہا تھا "

ہاں کہہ سکتے ہیں " مسکراتے ہوئے جواب آیا تھا "

ایک تو بابا نے مجھے ایموشنل بلیک میل کر کے میری شادی کروادی اور اب ایک آپ ہیں لگتا ہے آپ دونوں کو اپنی باتیں منوانے کے لئے " میں ہی ملا ہوں "

ہاں تو اور کیا کرتے 27 سال کے ہو گئے ہو ابھی بھی تمہاری شادی نہ کرتے کیا؟ خود کو تو کوئی شوق نہیں تھا شادی کا تو یہ ذمہ داری بھی ہمیں ہی نبھانی تھی

ہاں تو شادی کروانی تھی تو کسی مپچور لڑکی سے کرواتے اتنی کم عمر نہیں جس کا نہ فیوچر نہ کیریئر وہ بالکل بھی میرے

..... ساتھ

دیکھو پیٹا یہ تم باپ اور بیٹے کا معاملہ ہے تو یہ باتیں تم اپنے بابا سے کرنا فی الحال مہربانی کرو اور فریش ہو کر فوراً بیچے آؤ اور اس کی بات مکمل سے بغیر ہی وہ اس کے کمرے سے باہر چلی گئی تھی

ooooooooooooooooooo

ارد گرد سے بے نیاز سی اپنی دھن میں چلتی ہوئی وہ اس کی کار کے قریب آ کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی  
او لڑکی سنو آگے آ کر بیٹھو میں تمہارا کوئی ڈرائیور نہیں ہوں جو پچھلی " ۱

سیٹ پر جا کر بیٹھ گئی ہو اور وہ خاموشی سے آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی  
تھی کالج کی سفید یونیفارم میں گلے میں ڈوپٹہ ڈالے اور سر پر دو پونیاں  
بنائے وہ اسے ہائی اسکول کی بچی لگی تھی اس کو دیکھ کر اسے کسی معصوم  
گڑیا کا گماں ہوا تھا اس کو اپنے اتنا قریب دیکھ کر ایک دفعہ کے لئے تو  
وہ کھو سا گیا تھا لیکن جلد ہی اس نے دل و دماغ میں آنے والے  
جزبات و خیالات کو ایک سائیڈ پر رکھا اور کار استارٹ کر کے کالج کے  
راستے کی طرف موڑ لی

دیکھئے ہر انسان کا اپنا ایک نام ہوتا ہے یہ اونے او کیا ہوتا ہے اتنے " " ہے  
بڑے ہو گئے ہیں آپ بلکہ ڈاکٹر بھی بن گئے ہیں لیکن دیکھیں تو ذرا  
بولنے کی ذرا سی بھی تمیز نہیں ہے کہ دوسرے شخص کو مخاطب کیسے  
کیا جاتا ہے حریم ہے میرا نام "حریم اقبال" اس لیے آئندہ او لڑکی  
کہنے کے بجائے حریم کہہ کر بلا یئے گا سن لیا آپ نے "روعہ سے  
اپنی بات مکمل کرتے ہوئے وہ اسے کہیں سے بھی کم عمر اور ان میچور  
نہیں لگی تھی جس کی وہ صحیح اپنی ماں کے سامنے پیش گوئی کر رہا تھا

توبہ ہیں ویسے ہر شخص بس مجھ پر ہی رعب جماتا ہے اس نے "

بڑبڑاتے ہوئے کہا تھا اور باقی کا سفر خاموشی سے طے ہوا تھا

oooooooooooooooooooo

ایک بات تو بتاؤ یہ تم دو پونیاں کس لیے کرتی ہوں اسی لیے ناکہ "تم ہر وقت چھوٹی بچی بنی رہو اور اپنی عمر سے اور بھی زیادہ چھوٹی لگو

آپ سے مطلب میں دو پونیاں کروں یا چار "اس نے نزوٹھے بن سے

"کہا تھا

"تمہیں تمیز نہیں ہے بڑوں سے بات کرنے کی

تو آپ کو بھی تو نہیں ہے چھوٹو سے بات کرنے کی "جواب ایک "

سیکنڈ سے پہلے آیا تھا

کیا چیز ہے یہ لڑکی ہر بات پر میری ہی بے عزتی کرتی ہے اس نے دل

میں سوچا تھا

بابا مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی

عارب نے نے احسان صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا جو کہ اخبار پر نظر ثانی کرنے میں مشغول تھے

ہاں کہو "ان کی نظریں ہنوز اخبار پڑ ہی تھیں اب وہ ان کے سامنے"  
"پڑی کرسی پر بیٹھ گیا

وہ میں نے بتانا تھا کہ میرا ٹرانسفر اسلام آباد ہو گیا ہے تو اگلے ہفتے سے  
"میری ڈیوٹی اسلام آباد میں ہو گی

تو صحیح ہے بیٹھ آپ اور حريم اسلام آباد شفت ہو جائیں ویسے بھی آپ  
جانتے ہیں میں اور آپ کی ماں کچھ عرصہ کے لیے لاہور جا رہے ہیں اور  
یہ کام تو بہترین ہو جائے گا کہ حريم آپ کے ساتھ اسلام آباد شفت  
ہو جائے گی

لیکن میں حريم کو ساتھ لے کر نہیں جانا چاہتا "اس نے ہچکپا تے"  
ہوئے اپنی بات مکمل کی تھی

کیا مطلب ساتھ نہیں لے جانا چاہتا وہ بیوی ہے تمہاری تمہارے"

ساتھ نہیں رہے گی تو پھر کس کے ساتھ رہے گی "احسان صاحب نے  
غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

بابا وہ.....

بس عارب ..... میں نے کوئی زبردستی نہیں کی " تھی تم پر شادی کی رضامندی کے لیے مانا کے اس رشتے میں میری مرضی شامل تھی لیکن فیصلے کا اختیار میں نے تمہیں ہی دیا تھا لیکن مجھے ایسا لگتا ہے جیسے تم اس رشتے سے خوش نہیں ہو آج کے دور میں آپ کو اپنی اولاد سے صرف یہی فیض مل سکتا ہے کہ آپ ان کو پڑھائیں لکھائیں ان کی ہر بات مانے بچپن سے لے کر جوانی تک ان کی ہر خواہش پوری کریں لیکن اگر آپ اپنی کوئی خواہش ان سے کریں تو آپ کو مایوسی اور ایسا رویہ ہی دیکھنے کو ملے گا "اپنے بات مکمل کرتے ہوئے وہ رنجیدہ ہو گئے تھے

ارے بابا آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں میں نے یہ تو نہیں کہا کہ میں ناخوش ہوں اس رشتے سے یا یہ زبردستی کا فیصلہ ہے وہ تو بس یوں ہی کہا

..... تھا کہ اگر وہ یہیں رہ کر اپنی اسٹڈی کمپلیٹ کر لیتی تو

وہ میری بھتیجی ہی نہیں تمہاری بیوی بھی ہے اور سب سے بڑھ کر  
تمہاری ذمہ داری اپنی ذمہ داری کو سمجھو اب تم کوئی چھوٹے بچے نہیں  
ہو کہ جس کو اس کے فرائض کے بارے میں ہر روز یاد دہانی کروائی  
جائے

آئندہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا بابا میں حرمیم سے کہتا " ہوں کہ وہ بھی پیکنگ کر لے " دھیسے لبجے میں کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا تھا

oooooooooooooooooooo

سنے کیا آپ مجھے پھولوں والے گجرے اور رنگ برلنگی چوڑیاں لا دیں " گے " اس نے مان سے کہا تھا

اب یہ گجرے کیا ہوتے ہیں " بیزاری سے سوال کیا گیا تھا وہ جو " دلہنیں پہنچتی ہیں اور لڑکیاں بھی پہنچتی ہیں پھولوں کے گجرے پتہ ہے

بہت پیارے لگتے ہیں ہاتھوں میں اور ان کی خوشبو  
 اف ..... انسان کو اپنے سحر میں جکڑ لیتی ہے  
 ..... اور رنگ برلنگی چوڑیوں کی کھنک  
 آپ نا سارے رنگوں کی چوڑیاں لے کر آئیے گا کتنی اچھی لگے گی نہ  
 میرے ہاتھوں میں "وہ جوش سے بولے جا رہی تھی  
 کہاں سے ملیں گی یہ چیزیں ..... ؟؟  
 ان کے لئے تو لوکل مارکیٹ جانا پڑے گا کیونکہ یہ چیزیں شاپنگ مالز  
 سے نہیں ملتی ہیں  
 تو تمہیں لگتا ہے کہ میں ان فضول چیزوں کے لئے لوکل مارکیٹ " جاؤں اتنا زیور ہے تمہارے پاس اتنی امپورٹڈ چوڑیاں اور بریسلیٹ ہیں وہی پہنو اور شوق پورا کرو ویسے بھی میرے پاس تمہاری ان فضول "خواہشوں کے لئے ٹائم نہیں ہے لیکن مجھے وہ بہت پسند ہیں .....

تو کیا کروں کل کو کہو گی کہ ساری دنیا پسند ہے تو کیا ساری دنیا لا کر  
 تمہارے قدموں میں بچھا دوں گا دیکھو حريم میڈم وہ اور ہی مرد ہوتے  
 ہیں جن کو یہ چونچلے پسند ہوتے ہیں اس لیے آئندہ مجھ سے ایسی فضول  
 خواہشات کرنے کی ضرورت نہیں ہے  
 اور اس کے ان سخت الفاظ کو سہتے ہوئے خاموشی سے ایک آنسو پکلوں  
 کی بار توڑ کر اس کے گال پر بہہ گیا تھا



oooooooooooooo

موسم بدل رہا تھا اور بدلتی رتوں کے ساتھ اس کا محبوب بھی جیسے بدل  
 سا گیا تھا

### محبوب .....

اسے کب عارب سے محبت ہوئی کب وہ اس کا محبوب بنا وہ جان ہی  
 نہیں پائی محبت ہوتے وقت پتہ تھوڑی چلتا ہے کہ یہ کب ہو جائے اس  
 کا کوئی مقرر وقت تھوڑی ہوتا ہے اور اسے محبت بھی تو اپنے محرم سے

ہوئی تھی جو اس کے لئے تو بہت معتبر تھی لیکن جیسے اس کے محبوب  
کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی تھی

دن بدن عارب کے رویے میں تبدیلی آرہی تھی اس کی طبیعت کا چڑچڑا  
.....پن اس کا غصہ اوپھی آواز میں چلا کر اس سے بات کرنا  
وہ اکثر اس کے ایسے رویے پر سہم جایا کرتی تھی لیکن مقابل شخص کو  
جیسے پرواہی نہیں تھی یوں لگتا تھا جیسے وہ اسے صرف کسی وجہ سے  
برداشت کیے ہوئے ہے اور اس کا بس چلے تو اسے آج ہی اپنی زندگی  
سے نکال دے

.....محبت کا فلسفہ بھی عجیب ہے

ہمیں اپنا محبوب ہمیشہ خود سے معتبر لگتا ہے اور اپنا وجود اس سے  
کمتر

یوں لگتا ہے جیسے وہ اس دنیا کا سب سے حسین شخص ہے اور ہماری  
خوبصورتی کا کیا .....وہ تو جیسے اس کے سامنے معنی ہی نہیں رکھتی

اگر محبت کا فلسفہ عجیب ہے تو دنیا کا قانون اس سے زیادہ انوکھا ہے  
 کہ آپ کو ہمیشہ اس شخص سے ہی محبت ہوتی ہے جسے آپ کی ذرا پرواہ  
 نہیں ہوتی ہے مختصر ہمارے محبوب بھی ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے اردو  
 ادب کی غزلوں میں موجود بے مرمت اور لاپرواہ  
 محبوب.....

محبت تو برابری کا نام ہے نا پھر کیوں ہم ایک ہی شخص پر اپنا سب کچھ  
 قربان کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں اگر محبوب خوبصورت ہے تو  
 ہم بھی کسی سے کم نہیں اگر اس میں لاپرواہی اور غررو ہے تو ہماری  
 بھی اپنی انا ہے

لیکن ایسا ہم سوچ سکتے ہیں کہ نہیں سکتے ؟؟؟؟  
 کیا کوئی اتنا خاص ہوتا ہے کہ ہم اس کے لیے اپنی انا ہی قربان کر دیں  
 لیکن یہ جو کمخت دل ہے نا یہ کسی کی نہیں سنتا  
 آپ کے تصور میں کوئی نہ کوئی شخص ایسا ضرور ہوتا ہے جس کی کوئی

.....بھی بات آپ کو بری نہیں لگتی

.....جس پر آپ کو کبھی غصہ نہیں آتا

جس سے آپ کبھی ناراض نہیں ہوتے اور اگر ہونا بھی چاہیے تو بھی

!!!!!!نہیں ہو سکتے آخر کیوں

محبت کا فلسفہ اتنا عجیب کیوں ہے

آج اس کی نائٹ شفت تھی اور اسے ایم جنسی وارڈ میں بھیج دیا گیا تھا  
 ٹف روٹین میں اسے بریک لینے کا موقع بھی نہیں ملا تھا وہ دماغ پر کافی  
 سڑپیس محسوس کر رہا تھا جسم بھی کافی تھکا ہوا تھا

اب تو بس گھر جا کر کافی پی جائے اور آرام کیا جائے "خود کلامی"  
 کرتے ہوئے اس نے ٹیبل سے کار کی چابی اٹھائی اور ہسپتال سے باہر  
 نکل آیا تھا گھر آکر وہ سیدھا اپنے بیڈروم میں گیا تھا اندر داخل ہوتے  
 اس کی نظر صوف پر بیٹھی حريم پر پڑی تھی جو پورے اہتمام سے تیار  
 ہو کر اس کے انتظار میں بیٹھی تھی

دیکھے تو ذرا کتنی دیر کر دی آپ نے آج رات کے دو نج رہے ہیں اور  
.....آپ اب آئیں ہیں گھر

کچھ اندازہ بھی ہے کتنی دیر سے انتظار کر رہی تھی میں "ناراضگی سے"  
کہتے ہوئے وہ اس کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی تھی وہ اسے نظر انداز  
کرتے ہوئے بیڈ پر آ کر لیٹ گیا تھا "کتنا لیٹیٹیوڈ ہے ویسے آپ میں  
ایک تو دیر سے گھر آئیں ہیں تو اس میں آپ کی غلطی ہے اور پھر اگنور  
بھی کر رہے ہیں مجھے دیکھیں تو میں آپ کے لئے کتنا تیار ہوئی ہو وہ  
اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی اور آج تو میں نے دو پونیاں بھی نہیں  
کی ہیں اور یہ میکسی میری فیورٹ ہے میں صرف خاص موقع پر ہی اسے  
پہنچتی ہوں اور آج تو میں نے میک اپ بھی کیا ہے نیٹ سے سیکھا تھا  
میں نے وہ خود ہی اسے ساری تفصیل سنانے لگ گئی تھی

تمہیں تیار ہونے کے لئے کس نے کہا تھا اور وہ بھی میرے لئے اس  
نے میرے لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا تھا

پتا ہے میرے کالج میں ایک لڑکی ہے فور تھے ایئر کی وہ اپنی دوست کو"

بتابہ تھی کہ بیویاں اپنے شوہروں کے لئے تیار ہوتی ہیں تو شوہر بہت خوش ہوتے ہیں اور ثواب بھی ملتا ہے اس نے معصومیت سے اپنی بات مکمل کی تھی

کیا ..... ???

### تیار ہونے پر ثواب

ہاں ناں پر میں نے کہا کہ شوہر کے لیے تیار ہونے پر "اپنی تمام تر" معصومیت کو چہرے پر لاتے ہوئے اس نے جواب دیا تھا

دیکھو حريم پہلی بات تو یہ کہ مجھے یوں لڑکیوں کا تیار ہونا سمجھنا سنورنا "

بالکل پسند نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ تمہارے کالج جا کر بات کرتا ہوں کیا یہ تعلیم دے رہے ہیں وہ لوگ تمہیں "اس نے بیزاری سے کہا تھا

"نہیں نہ کالج کیا قصور ہے اس میں میں تو خود ہی تیار ہوئی ہوں "

دیکھو حريم ابھی تم اتنی بڑی نہیں ہوئی ہو کہ اس رشته کی نزاکت "

کو جان سکو یہ شوہر کے لیے تیار ہونا محبت کرنا ابھی تمہاری عمر کی  
باتیں نہیں ہیں تم فلحاں اپنی پڑھائی پر توجہ دو یہی بہتر ہے تمہارے لیے  
اور آئندہ اس طرح کی بیہودہ حرکت مت کرنا پلیز "نہایت سنجیدگی  
سے اسے

بار آور کرواتے ہوئے وہ بیڈ پر کروٹ بدلت کر لیٹ گیا تھا اور اس کا  
محنت سے لگایا گیا آئی لائیز آنسوؤں میں بہہ گیا تھا  
اگر آپ کو میک اپ اور فینسی ڈریس پسند نہیں ہے تو جھوٹے منہ"  
دل رکھنے کے لیے ہی کہہ دیتے کہ میں اچھی لگ رہی ہوں لیکن مسٹر  
uarب آپ کو تعریف کرنا اور دل رکھنا آتا ہی کب ہے "دل و دماغ  
میں آنے والی سوچوں سے لڑتے ہوئے مسلسل روئے جا رہی تھی

ooooooooooooooooooooooo

آج اسے عجیب گھبراہٹ اور بے چینی ہو رہی تھی گھر میں اس کا دل  
نہیں لگ رہا تھا اس نے عارب کے ہسپتال جانے کا فیصلہ کیا

لیکن مجھے تو ان کے ہسپتال کا ایڈریس ہی نہیں پتہ "پریشانی کے عالم " میں یہاں سے وہاں ٹھہری وہ خود سے ہی ہم کلام تھی ڈرائیور سے کہتی ہوں ان کو پتہ ہوگا اور مانو جیسے مسئلہ کا حل ہی نکل آیا پندرہ منٹ بعد وہ اس کے ہسپتال کے روم میں بیٹھی تھی اس کی پر شوق نگاہیں سامنے ٹیبل کا طواف کر رہیں تھیں

تم کیا کر رہی ہو یہاں پر "غصے سے استفسار کیا گیا تھا لیکن اس نے " جیسے اس کے رویہ پر غور ہی نہیں کیا تھا عارب کتنا اچھا لگتا ہے جب آپ کے نام کے ساتھ ڈاکٹر لکھا ہو اور وہ آپ کی ٹیبل پر ایسی شان سے سجا ہو جیسے آپ کا نام یہاں پر اور آپ کی چیز پر رکھا گیا وائٹ کوٹ کتنا اچھا لگتا ہے سب رکیں میں پہن کر دیکھتی ہوں اسے

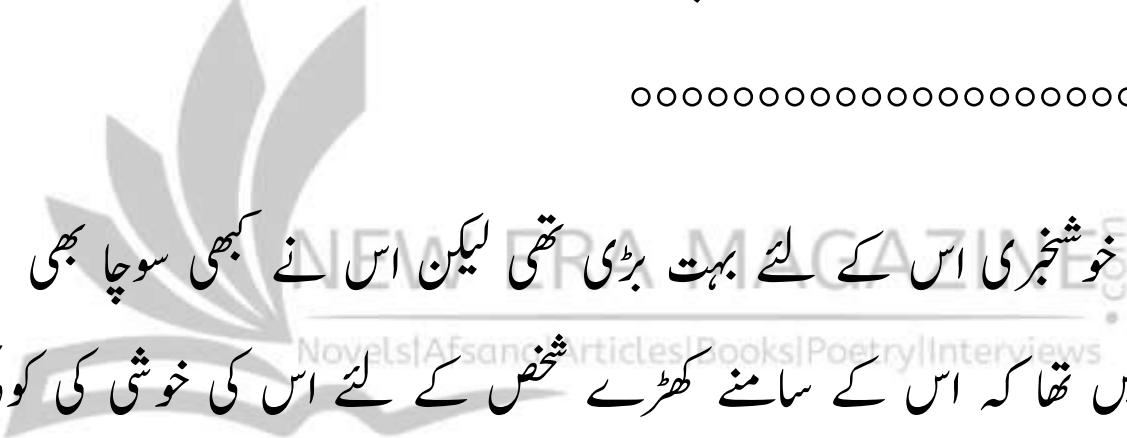
ارے مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ کورٹ پر بھی ایک برائیڈری سے نام لکھا " ہوتا ہے کتنا پیارا لگتا ہے یہ

"پہلی بات تو یہ کہ اس نام اور مقام کے لئے محنت کرنا پڑتی ہے اور " جنہیں ڈاکٹر بننے کا اور وائٹ کوٹ پہننے کا اتنا ہی شوق ہوتا ہے تو وہ اپنی

محنت پر یہ سب حاصل کرتے ہیں نہ کہ دوسروں کے پہن کر اپنا شوق  
"پورا کرتے ہیں

عرب کے کہے گئے جملوں پر اس کے دل میں چھن سے کچھ ٹوٹا تھا  
شاید وہ اس کے خواب تھے یا ارمان یا وہ ڈاکٹر بننے کی خواہش تھی یا  
اس کا وہ جنون جس کے پچھے کو بچپن سے پاگل تھی

oooooooooooooooooooo



یہ خوشخبری اس کے لئے بہت بڑی تھی لیکن اس نے کبھی سوچا بھی  
نہیں تھا کہ اس کے سامنے کھڑے شخص کے لئے اس کی خوشی کی کوئی  
اہمیت نہیں ہوگی

"میں تمہارے اس بچے کو قبول نہیں کر سکتا "

اس کے بے دردی سے کہے گئے الفاظ اس کے دل کو چیر گئے تھے  
آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں یہ آپ کی بھی اولاد ہے "اپنی بات مکمل"  
کرتے وہ روتنی تھی

"دیکھو حريم میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے میرے بھی جذبات"

ہیں مانتا ہو اس رات میں بہک گیا تھا اور اب میں تمہیں بارہا سمجھا چکا  
"ہوں کہ ہم ڈاکٹر کے پاس جائیں گے اور اس غلطی کو سدھار لیں گے

آپ کیسے اللہ کی دی گئی نعمت کو غلطی کہہ سکتے ہیں بہت سے ایسے

لوگ ہیں جن کو اللہ اپنی اس نعمت سے محروم رکھتا ہے اور اگر اس

"نے ہمیں اولاد کی خوشخبری دی ہے تو آپ اسے تکرار ہے ہیں

مسلسل روتے ہوئے اس نے اپنی بات مکمل کی تھی لیکن جیسے سامنے

والا شخص پتھر ہو چکا تھا

تم ابھی اتنی میچور نہیں ہوں کہ اس ذمہ داری کو اٹھا سکو

ذمہ داری میں نہیں اٹھا سکوں گی یا آپ ذمہ داری اٹھانا ہی نہیں"

چاہتے جانتی ہوں اچھی طرح آپ کی پسندیدہ اور میچور ایجو کیڈ بیوی یہ

سب نہیں چاہتی اور وہ آپ کو یہ گلڈ نیوز سناتی تو آپ کبھی اس سے ایسا

رویہ نہ رکھتے جو میرے ساتھ ہے

"خبرداراًگر تم نے شانزے کے خلاف بات کی "

جانتی ہو اس کے بارے میں برا تو سننے سے رہے آپ اور جھوٹی  
تعریفیں مجھ سے نہیں ہوتیں وہ بھی اپنی سوکن  
کی ..... وہ انتہائی خود غرض لڑکی ہے اور یہ بات  
آپ بھی جلد ہی جان جائیں گے

تم ہوتی کون ہو اس کے بارے میں یہ سب کہنے والی بس بہت " " تھی  
برداشت کر لیا میں نے اب میرا آخری فیصلہ یہی ہے کہ تم میری بات  
" مانو گی اور ابھی میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلو گی

اور اگر نہ جاؤں تو "اس نے ضدی لجھے میں کہا تھا  
تو تم جا سکتی ہو اس گھر سے خود ہی جھیلو اس مصیبت کو "اغصے سے " کہتے ہوئے وہ اسے روتا ہوا چھوڑ گیا تھا

کتنی آسانی سے کہہ دیا آپ نے عارب کے چلی جاؤ یہاں سے یہ سوچے  
بغیر کہ میرا آپ کے اور چچا کے علاوہ ہے ہی کون اس دنیا میں آپ

نے کہا میں آپ کو پسند نہیں میں ان میچور ہوں بچپنا ہے میرے اندر  
 میں نے ہر بات ہنسی میں اڑا دی پھر آپ نے کہا کہ آپ کو اپنی یونی  
 فیلو شانزے سے شادی کرنی ہے کیونکہ ہمیشہ سے وہی آپ کی پسند رہی  
 ہے آپ نے وعدہ لیا کہ میں چچا کو اس بارے میں کچھ نہ بتاؤ اور میں  
 نے وعدہ کر لیا پکا وعدہ.....اس مقام پر بھی میں نے اپنا بچپنا  
 دیکھایا نہ اور آپ کو لگا آپ نے مجھے آسانی سے بیوقوف بنا لیا میں جانتی  
 ہوں میں بالکل پاگل ہوں جو صرف آپ کی ہر بات اس لئے مانتی آتی  
 ہے کیونکہ وہ آپ سے محبت کرتی ہے اور یکطرفہ محبت کرنے والوں کو  
 سوال کرنے کی اجازت ہی کب ہوتی ہے انہیں تو صرف حکم مانا ہوتا  
 ہے کہ جس میں محبوب خوش تو وہ بھی خوش

ہاں میں بچی ہوں جس نے کبھی آپ سے اپنا حق نہیں مانگا لیکن آج  
 بات میری نہیں میرے سے جڑے ایک وجود کی بھی تھی آخر کیوں  
 لوگ محبت کی قدر نہیں کرتے اور اپنے سے جڑے ان رشتؤں کی جو  
 آپ کو بے پناہ چاہتے ہیں آپ بھی اس طرح روئے جیسے آپ مجھے رولا

رہے ہیں اور جس نعمت کو آپ نے ٹھکرایا ہے وہ دوبارہ کبھی آپ کو  
میسر نہ ہو ..... کسی کو بد دعا نہ دینے والی حريم اقبال  
آج اس شخص کو بدعا دے بیٹھی تھی جسے اس نے زندگی میں سب سے  
زیادہ چاہا تھا

oooooooooooooooooooo

آج پانچ سال بعد اس نے اس گھر میں دوبارہ قدم رکھا تھا جس سے  
جانے کے بعد اس نے عہد کیا تھا کہ وہ دوبارہ کبھی اس گھر میں کیا اس  
ملک میں بھی نہیں آئے گی لیکن اپنوں کی محبت اسے کھینچ لائی تھی

میں مانتی ہوں میں نے خود سے وعدہ کیا تھا کہ کبھی پاکستان نہیں" آؤں گی میں کبھی بھی اس شخص سے جڑے رشتؤں سے نہیں ملوں گی جس نے مجھے تکلیف دی ہے مجھے میرے مشکل دنوں میں اکیلا چھوڑ دیا لیکن آپ تو میرے محس تھے اور جان سے عزیز شفقت کرنے والے آپ ایک بار بلاتے میں آپ کی پکار پر دوڑی چلی آتی پر ایسے تو نہ بلاتے کہ میں آپ کو اپنی بے اعتمانی اور لا تعلقی کی وجہ بھی نہ بتا پاؤں

احسان صاحب کی میت کے آگے روتے ہوئے اس کے گلے شکوئے  
جاری تھے

oooooooooooooooooooo

حریم جب سے پاکستان آئی تھی اس کا سامنا بھی تک عارب سے سے  
نہیں ہو پایا تھا اور عارب جو پانچ دن سے اپنے دوست کے اپارٹمنٹ  
میں رہ رہا تھا پر کس لئے اور کیوں یہ بات وہ خود کو بھی نہیں سمجھا پایا  
"تھا "اس کے گھر آنے سے میری ذات کو کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے  
ایک دفعہ کے لیے جیسے اس نے خود کو تسلی دی تھی پھر آخر کیوں  
میری ہمت کیوں نہیں ہو رہی اس کا سامنا کرنے کی اس سے بات  
کرنے کی روز کی طرح آج بھی وہ اسی الجھن میں الجھ گیا تھا جس کو وہ  
پانچ دن سے سلبھانے کی کوشش کر رہا تھا

oooooooooooooooooooo

بابا وہ جیسے ہی میں گیٹ سے لان میں داخل ہوا تھا پانچ سال کا ایک  
بچہ دوڑتا ہوا اس کے پاس آیا تھا

بaba آپ آ گئے میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہا تھا دیکھیے میں جب " سے پاکستان آیا ہوں سب سے پوچھ رہا ہوں کہ میرے بابا کدھر ہے پر کوئی بتا ہی نہیں رہا تھا اور دادو کو بھی نہیں پتا تھا آپ کہاں چلے " گئے تھے میں اب آپ سے ناراض ہو جاؤں گا اور کبھی نہیں بولوں گا اور وہ حیران پریشان سا اپنے سامنے کھڑے اس بچے کو دیکھ رہا تھا جو ہو بہو اس کا عکس تھا وہی مغزور سی ناک اور آنکھوں میں انوکھی سی چمک جو پچپن میں کبھی اس کی آنکھوں میں ہوا کرتی تھی اب وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا اور اس کی ناک کو کھنختے ہوئے کہا تھا

"آپ کا نام کیا ہے بیٹا"

آئی ایم "مسٹر شہیر عارب" بٹ ماما مجھے شیری کہتی ہیں اپنا ہاتھ آگے کرتا وہ اسے اپنا تعارف کرو رہا تھا اور وہ اس کی حرکت پر نہس دیا تھا پر اگلے ہی پل اس کے نام پر غور کرنے پر حیران ہوا تھا اس کا بابا کہہ کر پکارنا اسے بچے کا کاپچینا لگا تھا اسے گمان تھا کہ وہ شاید کسی غلط فہمی

کا شکار ہو گیا ہو گا

کیا نام بتایا تھا آپ نے دوبارہ بتانا "زمی سے اس کا گال چھوٹے"  
ہوئے اس نے کہا تھا

آئی ایم شہیر عرب اور میری ماما کا نام حريم ہے اور بابا کا نام مسٹر  
عرب احسان "اس نے ایک ہی سانس میں سب کے نام بول دیے  
تھے

شیری حريم کی آواز پر اس نے سامنے دیکھا تیزی سے ان کی طرف  
آتے ہی وہ شہیر کے پاس آکر کھڑی ہو گئی تھی "ماما کی جان کہاں  
تھے آپ میں کب سے آپ کو ڈھونڈ رہی تھی جانتے بھی ہیں ماما کتنی  
پریشان ہو گئی تھی "اسے اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے وہ محبت سے اس  
کے گال چومتے ہوئے کہہ رہی تھی اور عرب احسان نے حريم اقبال کو  
چھ سال بعد اب دیکھا تھا

"ماما میں بابا سے مل رہا تھا"

اچھا مل لیے اب تو فوراً اندر چلو اور اس نے حکم مانتے ہوئے اندر کی طرف دوڑ لگا دی تھی

کیا شہیر میرا بیٹا ہے "اس نے بے یقینی سے سامنے کھڑی حريم سے " استفسار کیا تھا

جی ہاں وہی بیٹا جو آپ کو نہیں چاہئے تھا اور ایک بات اور شہیر " آپ کا نہیں میرا بیٹا ہے

وہ مجھ سے بات کر رہا تھا اور تم نے اسے اندر بھج دیا تم اس طرح " میرے بیٹے کو مجھ سے دور نہیں کر سکتی ہو

اوووو ..... بڑی محبت جاگ رہی ہے اب آپ کی اور دور " کرنا ہوتا تو کبھی بھی اس کو آپ کا نام اور شاخت نہ دیتی نا، ہی آپ کی تصویر دکھاتی جسے دیکھ کر میرے بیٹے نے کئی سال انتظار کیا ہے کے اس کا باپ اس سے ملنے ضرور آئے گا مہربانی کر کے جب تک میں یہاں ہوں اس سے دور ہی رہیں گا میں نہیں چاہتی اسے اپنے باپ کی اس محبت کی عادت ہو جائے جو کبھی بھی آپ سے سود سمیت واپس

مانگ لی جاتی ہے "سنجدگی سے اپنی بات کامل کر کے وہ وہاں سے چلی گئی تھی

تم بالکل بھی نہیں بدلي آج بھی تم ویسی ہی ہو صدی اور نک چڑھی  
جیسے آج سے چھ سال پہلے ہوا کرتی تھی کچھ بدلا ہے تو تمہارا دو  
پونیاں کرنے کی جگہ ٹیل پونی کرنا  
"حریم بیٹا مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے"

وہ جب سے یہاں آئی تھی علیحدہ کمرے میں ہی رہ رہی تھی بلقیس بیگم  
کے بار بار کہنے پر بھی وہ عارب کے کمرے میں نہیں گئی تھی

ارے چھی آپ کھڑی کیوں ہیں آئیں بیٹھے "اپنی گود میں سوتے ہوئے"  
شہیر کو اس نے بیڈ کی سائیڈ پر لٹا دیا تھا اب وہ ان کے سامنے بیٹھے گئی  
تھی

"یہ اتنا بڑا ہے اور تم ابھی بھی اسے گود میں لے کر سلاتی ہو"  
انہوں نے ہنسنے ہوئے کہا تھا

دنیا کے لیے میرا بیٹا پانچ سال کا ہے لیکن مجھے ابھی بھی یہ دو سال " کا بچہ ہی لگتا ہے جسے میری گود میں سوئے بغیر نیند نہیں آتی " اس نے مسکرا کر شہیر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

دیکھو بیٹا کب تک خود پر یہ بے حسی کا خول چڑھائے رکھو گی کہ " تمہیں فرق نہیں پڑتا میں نے تمہیں ہر معاملے اور گزرے تمام حالات سے آگاہ کر دیا صرف اس لئے کہ تم وہ غلطی نہ کرو جو کئی سال پہلے عارب سے ہوئی اب وہ ویسا نہیں رہا جیسا تم چھوڑ کر گئی تھی شانزے کے دیے گئے دھوکے کے بعد وہ دوبارہ بہت مشکل سے سنبھالا ہے

آپ ماں ہیں اس لیے آپ کو صرف اپنے بیٹے کا دکھ نظر آرہا ہے "

چھپی میرا نہیں .....

آپ نے کبھی سوچا ہے کہ میں نے پچھلے چھ سال کیسے گزارے ہوں ..... گے بنا کسی سہارے کے بنا کسی اپنے کے

uarb کے پاس آپ تھی چھا تھے اور میرے پاس کوئی بھی نہیں تھا نہ میرا باپ جس سے میں اپنی تکلیف شیئر کر سکتی تھی اور نہ ہی مہربان

اور شفیق ماں جس کی آغوش میں چھپ کر میں رو سکتی تھی عارب کی شانزے سے شادی کرنے کے بعد جب میں اس سے ملی تو اس نے مجھے بار آور کروا دیا تھا کہ وہ عارب کو استعمال کر رہی ہے اور اس نے ایک غررو سے مجھ سے یہ بات کہی کہ "پریشان نہ ہونا زیادہ دیر نہیں رہوں گی تمہارے شوہر کے ساتھ" اور میں ہر روز عارب سے اس بارے میں بات کرنے کی کوشش کرتی تھی لیکن مجھے یہ کہہ کر چپ کروا دیا جاتا تھا کہ میں شانزے سے جلتی ہوں اور میں نہیں چاہتی کہ وہ دونوں خوش رہیں خیر میں نے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا اور پھر ایک دن ایسا آیا کہ اس عورت کی محبت میں آپ کے بیٹے نے مجھے گھر سے جانے کا کہہ دیا آپ چاہتی ہیں کہ میں اس عورت سے شکست کھائے ہوئے شخص کی مرہم بن جاؤں

میرا وہ مطلب نہیں تھا جو تم سمجھ رہی ہو بس یہ کہنا چاہ رہی ہوں" کہ تم اپنے اور اس کے رشتے کو وقت دو شاید کوئی حل نکل آئے

میرے اور عارب کے رشتے میں اب صرف اتنی سی گنجائش ہے کہ وہ

میرے بیٹے کے باپ ہیں اور صرف یہی ایک وجہ ہے جس کی وجہ سے  
میں اس گھر میں رہ رہی ہوں کہ میرا بیٹا باپ کی اس محبت کو نہ ترسے  
جو اسے کئی سالوں تک نہیں ملی

oooooooooooooooooooo

بaba آپ بہت اچھے ہیں

اور اس نے مسکراتے ہوئے اپنی گود میں بیٹھے شہیر کی طرف دیکھا تھا  
جو مزرے سے چاکلیٹ کھا رہا تھا



آپ کو پتہ ہے بابا میرے فرینڈز کے بابا ان کے لیے بہت ساری "چوکلیٹس اور کینڈیز لاتے تھے اور ماما نے کہا تھا کہ جب آپ کا کام ختم ہو جائے گا اور آپ ہم سے ملنے آئیں گے تو آپ مجھے بھی ڈھیر ساری چاکلیٹس لے کر دیں گے اور دیکھیے آج میرے پاس کتنی ساری چوکلیٹس ہیں جو آپ نے لے کر دیں "وہ خوش ہوتے ہوئے اپنی باتیں اسے بتا رہا تھا

میں مانتی ہوں میرا تم سے شادی کرنا ایک مقصد کے تحت تھا میں نہیں  
 چاہتی تھی کہ تمہاری کمپنی وہ پروجیکٹ کرے جو ہر سال سے ہماری  
 کمپنی کرتی آرہی ہے اور اس بار انہوں نے تمہارے بابا کی کارکردگی اور  
 صلاحیت کی بنا پر تمہاری کمپنی کو دیا ہماری کمپنی نے ہر طرح سے  
 تمہارے بابا کو اس پروجیکٹ کو نہ کرنے کے لیے کئی طرح کی ڈیمانڈز  
 کی لیکن وہ نہیں مانے اور جب مجھے پتہ چلا کہ ہماری کمپنی کے لئے  
 وہاں جان بننے والا شخص کوئی اور نہیں عارب احسان کے والد محترم  
 احسان صاحب ہیں جن کے لاڑلے بیٹے نے میڈیکل کالج کے دنوں میں  
 مجھے پرپوز بھی کیا تھا تو جیسے مسئلہ ہی حل ہو گیا میں نے تم سے دوبارہ  
 رابطہ جوڑا اور تمہارے کہنے پر تم سے شادی بھی کرنا پڑی کیونکہ شادی  
 کر کے تم سے اپنی بات منوانا مجھے زیادہ آسان لگا پھر تم نے خود اپنے  
 " بابا سے اس کنٹریکٹ پسپر پر سائنس کروائے

اب تم پروجیکٹ کی بات کر رہی ہوں تو پھر تم نے میرے حصے کے"  
 شیر اپنے نام کیوں لگوانے کا کہا تھا

یہ سب تم نے میری محبت میں کیا تھا میں نے تمہیں فورس تو نہیں " کیا تھا " اور وہ اپنے ہر فعل و قول سے صاف مکرگئی تھی

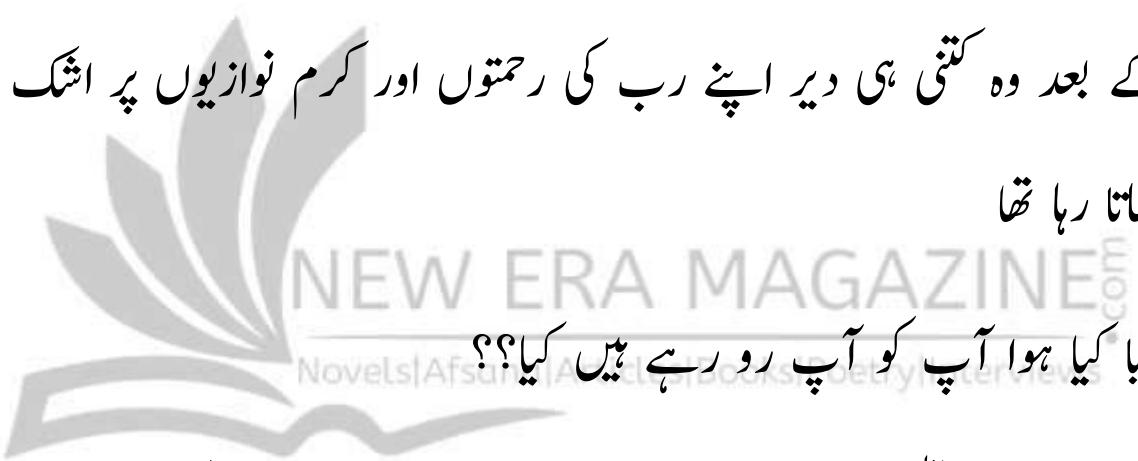
اب میرا کام ہو گیا تو کیوں میں تمہاری اس مصیبت کو بھی جھیلتی اور ویسے بھی مجھے تمہارے ساتھ کون سا ساری زندگی گزارنی تھی

شانزے وہ کوئی مصیبت نہیں ہمارا بچہ تھا تمہاری اور میری محبت کی نشانی جانتی بھی ہو کہ میری کتنی خواہش تھی کہ میری پہلی اولاد تم میں سے ہوں تمہاری محبت کے لیے میں نے اللہ کی نعمت کو بھی ٹکرایا اور آج مكافات عمل دیکھو اس نے مجھے اس عورت کے ہاتھوں ہی توڑ دیا جس سے میں نے سب سے زیادہ محبت کی تھی کیسے کر لیا یہ سب تم نے تم اتنی ظالم کیسے ہو سکتی ہوں " اور یہی سوال مسٹر عارب میں تم سے بھی کر سکتی ہوں کہ تم نے بھی کسی کو یہ سب کرنے کے لئے کہا تھا اور اب اگر میں نے وہ کام کر لیا تو کون سا قیامت آگئی ہے

اور ایک مہینے کے اندر اندر سب ختم ہو گیا تھا

uarb سے طلاق لے کر شانزے دوبارہ شادی کر چکی تھی اور عارب

احسان کو ہر روز کسی کی درد بھری آواز سنائی دیتی تھی "آپ کیسے اللہ کی دی گئی نعمت کو غلطی کہہ سکتے ہیں بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کو اللہ اپنی رحمت سے محروم رکھتا ہے اور اگر اس نے آپ کو اپنی اس نعمت سے نوازا ہے تو آپ اسے ٹکرا رہے ہیں "اسے لگا تھا کہ اب اسے بھی اولاد کی نعمت سے محروم کر دیا گیا ہے لیکن شہیر کو دیکھنے کے بعد وہ کتنی ہی دیر اپنے رب کی رحمتوں اور کرم نوازوں پر اشک بہاتا رہا تھا



ماضی کی کچھ تلخ یادیں جب بھی وہ یاد کرتا تھا یو نہی آنسو نکل کر گال پر بہہ جایا کرتے تھے اور اسے علم ہی نہیں ہوتا تھا  
نہیں بابا کی جان بابا کیوں روئیں گے اب تو بابا کے پاس شیری ہے"  
"نه آپ تو اب جان ہو بابا کی

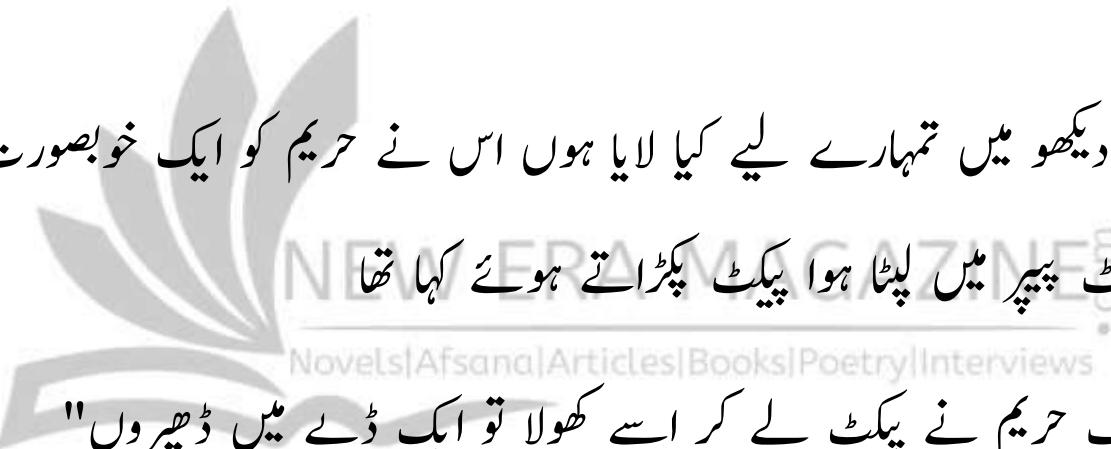
اور اس کو اپنے آغوش میں اس طرح چھپا لیا تھا جیسے اس کو ڈر ہو کہ اس کی جانِ عزیز چیز اس سے چھین لی جائے گی

اور ابھی مجھے آپ کے ساتھ فٹبال کھیلنی ہے اور ڈھیر سارے "

"کھلونے بھی لینے اور ہم ریس بھی لگائیں گے ٹھیک ہے بابا

اوکے بابا کی جان اب سے جو شیری کہے گا وہی ہوگا "اس نے  
مسکراتے ہوئے کہا تھا

oooooooooooooooooooo



یہ دیکھو میں تمہارے لیے کیا لایا ہوں اس نے حريم کو ایک خوبصورت  
گفت پیپر میں لپٹا ہوا پیکٹ پکڑاتے ہوئے کہا تھا

جب حريم نے پیکٹ لے کر اسے کھولا تو ایک ڈبے میں ڈھیروں "   
رنگ برنگی چوڑیاں تھی عارب نے اسے یہ گفت دے کر ایک دفعہ پھر  
ماضی یاد کروا دیا تھا

"میں یہ نہیں لے سکتی ہوں "

لیکن کیوں ؟؟؟؟ تمہیں تو یہ بہت پسند تھی نا "اس نے مان سے "  
کہا تھا

تھی لیکن اب نہیں ہیں ویسے بھی وقت کے ساتھ انسان کی پسند " بدلتی رہتی ہے اور ایک بات یاد دلانا تھی آپ کو کہ کسی نے کہا تھا " کہ اسے یہ چونچلے پسند نہیں ہے تو ایسے خواہش کرنا چھوڑ دی ہیں اب اچھی طرح سمجھ آ رہی ہے کہ تم کیا کہنا چاہتی ہو لیکن کیا تم ماضی کو بھلا نہیں سکتی ہو حريم

آپ شاید بھول رہے ہیں مسٹر عارب کہ الفاظ سے دیئے گئے زخم " نہ تو اتنی جلدی بھرتے ہیں اور نہ ہی انہیں بھولا جا سکتا ہے وہ اور ہی مرد ہوتے ہیں جن سے پوری دنیا بھی مانگ لی جائے تو وہ اسے آپ کے قدموں میں تو نہیں بچا سکتے ہیں لیکن اپنی زبان سے صرف محبت کا ایک بول بول کر ساری دنیا میں معتبر کر دیتے ہیں "اس کے لئے اپنے الفاظ کہنے آسان تھے لیکن جب آج اس کو اس کے اپنے ہی الفاظ واپس مل رہے تھے تو اسے نہ جانے کیوں تکلیف محسوس ہو رہی تھی اور شاید یہی تکلیف اس وقت میں اس کے یہ الفاظ سہنے والے نے بھی محسوس کی تھی

oooooooooooooooooooo

وہ اسے آج بھی عام روٹین کی طرح جینس شرٹ اور ٹیل پونی میں ہی  
 نظر آئی تھی تی وی پر فیشن شو دیکھتے ہوئے وہ خود کو انتہائی مصروف  
 ظاہر کر رہی تھی حریم کو جینس شرٹ میں دیکھ کر اسے ایک عجیب سی  
 الجھن ہوتی تھی حالانکہ جس کلاس سے اس کا تعلق تھا وہاں اس طرح  
 کا لباس پہنانا عام تھا لیکن اس کا دل ایک عجیب ہی خواہش کرتا تھا کہ  
 وہ بھی مشرقی عورتوں کی طرح مشرقی لباس پہن کر اس کا انتظار کرے  
 صحیح کا ناشتہ اسے اپنے ہاتھوں سے کروائے اسے صحیح آفس کے لیے  
 جگائے اس کے ہر چھوٹے سے چھوٹے کام کیا کرے اور صرف اس کا  
 ہی خیال رکھے اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ یہ تمام کام فلحاں تو ناممکن ہے  
 لیکن یہ جو دل ہے نا ..... ہمیشہ انہی چیزوں  
 کی خواہش کرتا ہے جو ہماری دسترس میں نہیں ہوتیں

سنو تم یہ جیز شرٹ پہنانا چھوڑ نہیں سکتی ہو کیا؟ صوفے پر اس کے " قریب بیٹھ کر اس نے آہستہ سے سرگوشی کی تھی

کیوں ویسے بھی تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے جیس شرط " پہنؤں یا شلوار قمیض " جواب توقع کے مطابق آیا تھا جانتا ہوں کہ تم چھ سال یو ایس میں رہی ہو تو یہ لباس چھوڑنا مشکل ہے تمہارے لیے میں تم پر پابندی نہیں لگا رہا ہوں بس یہ کہہ رہا ہوں کہ تم کبھی کبھی مشرقی لباس بھی پہن لیا کرو

ایک وقت تھا جب کسی کو میرا مشرقی لباس مشرقی حلیہ سجن سنبورنا " پسند نہیں تھا اس وقت کسی کو میرے مشرقی لباس پر اعتراض تھا تو آج مغربی ..... مختصر یہ ہے کہ آپ خود کو کسی کی پسند میں نہیں ڈھال سکتے ہیں اور اب تمہارے لیے یہ ضروری بھی نہیں ہے کہ میں کیا پہنتی ہوں اور کیا کرتی ہوں کیونکہ یہ حق اب تم " کھو چکے ہو مسٹر عارب

ماضی کا حوالہ دیتے ہوئے وہ اس پر ضر کر رہی تھی

آخر کب تک یوں بے رخی والا رویہ رکھو گی مجھ سے ؟؟ "

تم ماضی کو بھولا کر مجھے معاف بھی تو کر سکتی ہو

"ہاں جیسے بھولنا اور معاف کرنا بہت آسان ہوتا ہے "

کوشش تو کر ہی سکتی ہوں نا "اس نے بے چارگی سے کہا تھا"

کوشش بھی نہیں کر سکتی اور نہ ہی کرنا چاہوں گی کیونکہ وہ محبت  
اب مر گئی ہے جس پر کبھی صرف تمہارا حق ہوا کرتا تھا اب تمہارے  
نام پر تمہیں دیکھ کر یہ دھڑکنیں بے ربط نہیں ہوتیں

.....

عرب تم نے اس لڑکی کی محبت کی قدر نہیں کی جس نے تمہیں دیکھ  
کر جانا تھا کہ محبت ہوتی کیا ہے تم میری کچی عمر کی وہ محبت تھے جس  
کے ساتھ میں نے خوابوں کی دنیا میں نہ جانے کتنے ہی مضبوط خواب  
بنے تھے یاد ہے ایک دفعہ تم نے کہا تھا کہ فضول خواہش مت کیا کرو  
اور نا ہی میرے سامنے اپنی پسند کا ذکر کہ کل کو اگر تم کہو کہ مجھے  
ساری دنیا پسند ہے تو کیا ساری دنیا تمہارے قدموں میں لا کر بچھا دوں  
گا لیکن تم نے یہ جانے کی کوشش ہی نہیں کی کہ محبت کرنے والوں  
کے لئے تو ان کا محبوب ہی ان کی ساری دنیا ہوتا ہے تو اگر میں نے تم

سے تمہیں مانگ لیا تھا تو اس میں برائی کیا تھی یہ سودا اتنا مہنگا تو نہیں  
..... تھا تمہارے لیے

لیکن خیر ماضی کو یاد کر کے مجھے ہمیشہ اذیت ہی ملتی ہے اور اب تمہاری  
خواہش ہے کہ میں تمہارے لئے مشرقی بیوی بن جاؤ میری خواہش  
میرے ارمان تو تم نے اس عمر میں مار دیے تھے جب لڑکیاں خواب  
دیکھنا شروع کرتیں ہیں اس وقت تمہیں میری پاکیزگی میری معصومیت  
اور حیا ان پیچوری اور بچپنے لگتا تھا اور  
..... میری شراری تین ڈرامے

دیکھو حريم تمہارے جو بھی گلے شکوے ہیں سب جائز ہیں مانتا ہوں  
میرے سے غلطیاں ہوئیں ہیں سینکڑوں نہیں ہزاروں ہوئیں ہیں لیکن تم  
مجھے ایک موقع تو دے سکتی ہوں نہ میں دوبارہ سب کچھ پہلے جیسا تو  
نہیں کر سکتا ہوں لیکن موجودہ حالات کو بہتر بنانے اور آنے والے  
مستقبل کی بہتری کے لیے ایک کوشش تو کر سکتا ہوں

ان باتوں کا اب کوئی فائدہ نہیں ہے میری اتنی ہی فکر ہوتی تو " ۱

دوسری شادی نہ کرتے باقی ایک بہترین زندگی گزار ہی چکے ہو ایک  
میپھور، ابجو کیپڑ ارو ہائی اسٹینڈرڈ لٹرکی کے ساتھ اب کیا کرنا رہ گیا ہے  
"تمہاری زندگی میں

طعنہ دے رہی ہو ..... حالانکہ تم تمام حالات سے آگاہ ہو اور  
اچھی طرح جانتی ہوں کہ اس کے ساتھ گزارے دو سال میں نے کس  
"افیت میں گزارے ہیں

طعنہ نہیں دے رہی بس یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ تم سے طلاق نہ لے  
کر غلطی کی اگر طلاق لی ہوتی تو میں بھی آج دوسری شادی کر کے  
"ایک خوشحال زندگی گزار رہی ہوتی

فضول گوئی مت کرو حريم "اس نے غصے سے کہا تھا"  
اوہو اتنا غصہ کیوں آرہا ہے تم کر سکتے ہو تو میں کیوں نہیں  
.....ہاں

کہا نا غلطی تھی میری اور مانتا بھی ہوں اسے اور تم نہ تو دوسری شادی

کر سکتی ہو اور نہ ہی میں ایسا کچھ ہونے دوں گا کیونکہ ابھی اتنی ہمت

" ہے مجھ میں کہ تمہارا اور اپنے بچے کا خیال رکھ سکتا ہوں میں

اچھا تو یہ خیال رکھنا اس وقت کہاں تھا جب مجھے تمہاری ضرورت تھی  
یہ جسے تم اپنا بچہ کہہ رہے ہو جس دن اس نے دنیا میں آنکھ کھولی تھی  
..... تو اس کو اپنا بچہ کہنے والا باپ کہاں تھا بتاؤ مجھے

اس نے دنیا میں آنکھ کھولتے ہی اپنی ماں کو دیکھا تھا تم نے مجھے اس  
وقت چھوڑا تھا جب مجھے تمہاری سب سے زیادہ ضرورت تھی اپنی زندگی  
کے مشکل ترین سال میں نے اکیلے گزارے ہیں تم جانتے بھی ہو کیسے  
پالا ہے میں نے اسے صحیح میڈیکل کالج اور رات کو نائٹ شفت کر کے  
اپنے بیٹے کو کئیر ٹیکر کے پاس چھوڑ کر انتہائی مشکل حالات گزارے ہیں  
میں اکثر ڈبل شفت بھی کیا کرتی تھی کیونکہ اس کے دودھ اور دوسرے  
اخراجات کے پسے نہیں ہوتے تھے یہ سب اس لڑکی نے کیا جسے تم  
نے ان میچور کم عمر اور یہ کہہ کر چھوڑ دیا تھا کہ اس کا کوئی کیریئر  
کوئی فیوچر ہی نہیں ہے اور آج تم اس بچے کے باپ بن گئے ہو جسے

تم لینا ہی نہیں چاہتے تھے

میری بلا سے تم اسے رکھو نہ رکھو یہ تمہارا معاملہ ہے " یہ الفاظ شاید "

تمہارے ہی تھے نہ اپنی بیوی کی محبت میں تم اپنی ذات سے جڑے وجود کو تو بھول ہی گئے تھے تو پھر کس حق سے اسے اپنا کہہ رہے ہو

اسے میں نے پالا ہے اسے میں اس دنیا میں لائی ہوں خیال رکھنا تھا تو ان نو ماہ میں کیوں نہیں رکھا جب مجھے تمہاری ضرورت تھی آپ جب مجھے ان سب مشکلات کی عادت ہو گئی ہے تو تم مجھے دوبارہ آسانیوں کی طرف لے کر مت جاؤ میں نے اکیلے ہر مشکل کو برداشت کرنا سیکھ لیا ہے پلیز مجھے کوئی ایسا خواب مت دکھاؤ جو دوبارہ سے میری زندگی میں اذیت کا باعث بنے تم اچھی طرح جانتے ہو میں صرف پچھی کے کہنے پر اب تک اس گھر میں رکی ہوئی ہوں تم اب وہ گزرے ہوئے سال واپس نہیں لا سکتے ہو میری وہ معصومیت وہ شرار تیں اور بے پروا زندگی .....

زیست کے ماہ و سال کا حساب کرتے ہوئے جب وہ ماضی میں کھوئی تو

ایک ایک کر کے ہر دکھ ہر تکلیف ہر شکوہ زبان پر آتا گیا آنسو رومنی سے  
اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے

"حریم پلیز رو تو مت میرا مقصد تمہیں ہرت کرنا نہیں تھا یار

اما اب آ بھی جائیں کمرے میں "وہ حریم کو ڈھونڈتا ہوا ٹی وی لاوچ" "ما

"میں آ گیا تھا اور اسے روتا دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا

"کیا ہوا ما

ڈالٹا ہے تمہارے بابا نے مجھے "حریم نے اسے اپنی گود میں بٹھاتے"

ہوئے کہا تھا

جیسے جیری انکل ڈالنٹے تھے اپنی والف کو ویسے ہی "اس نے "

معصومیت سے سوال کیا تھا

ہاں ویسے ہی "آنسو صاف کرتے ہوئے وہ اس کی بات پر مسکرا دی"

تھی

بابا آپ تو اچھے والے بابا ہیں پھر آپ نے کیوں ڈالٹا ماما کو ؟؟؟

یار یہ چینگ ہے کب سے یہ لڑائی کیے جا رہی ہے مجھ سے اور "

"اب کہہ رہی ہے کہ میں نے ڈالٹا ہے

دیکھیے ماں لڑائی کرنا تو بربی بات ہے چلیں آپ جلدی سے بابا سے سوری کر لیں

ٹھیک ہے بابا اب وہ حریم کی گود سے اٹھ کر عارب کے پاس آ گیا تھا

واہ میرا بیٹا تو بڑا سمجھدار ہے ..... شریر انسان

..... شریر نہیں ہوں میں شہیر ہوں بابا  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماں دیکھیں تو بابا مجھے ہر بار شریر کہتے ہیں اس منہ بناتے ہوئے کہا تھا

اچھا بابا سوری "uarb نے ہنستے ہوئے کہا تھا"

..... پر بابا تو آپ ہیں میرے

توبہ کیا چیز ہے یہ لڑکا "uarb نے اس کا گال کھینچتے ہوئے کہا تھا "

موباںل کی بیل بخنے پر جب اس نے موباںل اٹھایا تو اسکرین پر کال کرنے والے کا نام دیکھ کر وہ حیران ہو گیا تھا کال اٹینڈ کر کے موباںل

کان سے لگانے کے بعد دوسری طرف سے کی جانے والی بات نے اسے اور حیران کر دیا تھا "کافی رات ہو گئی ہے کب تک گھر واپس آؤ گے

"عارب

حریم کی آواز موبائل اسپیکر سے گونجی تھی

میری آج نائٹ شفت ہے دیر سے ہی آؤں گا "اور دوسری طرف " اس کی بات سن کر وہ پریشان ہو گئی تھی کافی دیر تک جب اس کی طرف سے کوئی بات نہ ہوئی تو عارب نے ہی دوبارہ سلسلہ کلام جوڑا تھا کیا ہوا سب ٹھیک ہے نہ اگر کوئی پریشانی والی بات ہے تو بتاؤ میں"

ابھی گھر آ جاتا ہوں "اس نے بے چینی سے کہا تھا "بس میرا ہاتھ جل گیا تھا تو تمہارا انتظار کر رہی تھی کہ جب تم آؤ گے تو چیک کروا لوں گی لیکن اب جلن ہو رہی ہے اور درد بھی "اس کی تکلیف کا اندازہ اس کی آواز سے واضح طور پر لگایا جا سکتا تھا

جب ہاتھ جلا تھا تب ہی تمہیں اسپتال آ جانا چاہیے تھا میں آ رہا "

..... ہوں تمہیں لینے

نہیں زیادہ نہیں جلا بس تھوڑا سا زخم ہے میں ڈرائیور کے ساتھ خود"

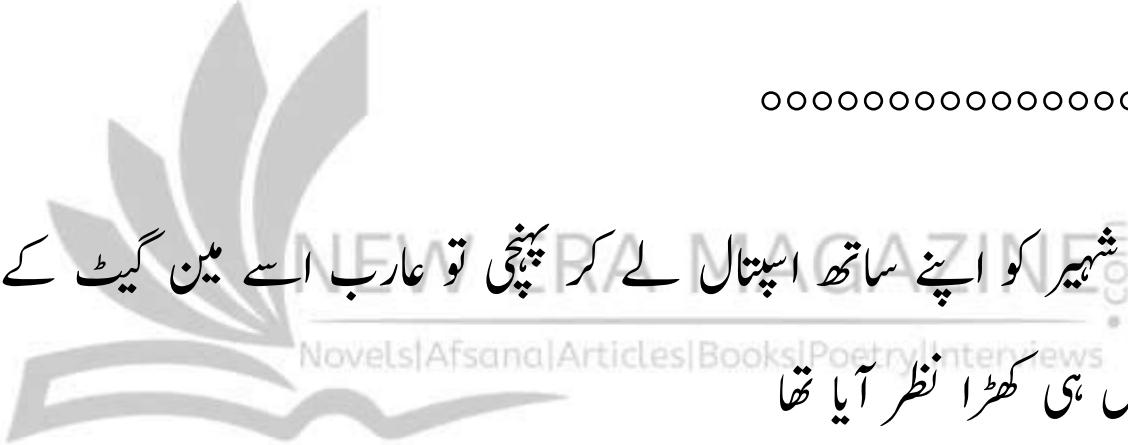
آجاتی ہوں تم بتاؤ تم کہاں ملو گے کیوں کہ مجھے تمہارے روم نمبر کا

"نہیں پتہ

تم ہاسپیٹل آؤ میں مین گیٹ پر ہی ملوں گا تمہیں "اور رابطہ منقطع ہو "

چکا تھا

oooooooooooooooooooo



وہ شہیر کو اپنے ساتھ اسپتال لے کر پہنچی تو عارب اسے مین گیٹ کے  
پاس ہی کھڑا نظر آیا تھا

میرے روم میں چلتے ہیں پھر دیکھتا ہوں کہ مسئلہ کیا ہے "حریم کے"  
قریب آنے پر اس نے کہا تھا

اوہ تو میرا بیٹا بھی ساتھ آیا ہے "اس نے شہیر کو گود میں اٹھاتے"  
ہوئے کہا تھا

بابا ماما کہہ رہی تھی کہ تم گھر پر ہی رہو لیکن میں نے کہا کہ میں بھی

ساتھ چلوں گا میں آپ سے مل لوں گا آپ کل سے گئے ہوئے ہیں نا  
"اور دیکھیں آج بھی گھر نہیں آئے

اس نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا

ارے بابا کی جان بس کچھ ٹف شیدول چل رہا ہے اور جو تمہارے آنے  
کی خوشی میں چھٹیاں کی تھیں نا بس ان چھٹیوں کے فائن کے طور پر  
اوور ٹائم لگانا پڑ رہا ہے "وہ اسے کسی بڑے افسر کی طرح اپنی ساری  
روظیں سے آگاہ کرتے رہا تھا

دیکھاؤ اپنا ہاتھ کہاں سے جلا ہے "اس کے کہنے پر حريم نے اپنا ہاتھ " آگے کر دیا تھا

یہ کیا کیا ہے تم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ "چھالوں سے بھرے ہاتھ " کو دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا تھا

تم تو کہہ رہی تھی کہ صرف تھوڑا سا جلا ہے ..... کیا کر رہی

تھی جو یوں بربی طرح ہاتھ جل گیا؟؟؟؟

شیری ضد کر رہا تھا کہ اسے پاستہ بنایا کر دوں بوائل کیے ہوئے پاستا " کو باول میں نکال رہی تھی بس دھیان نہیں رہا اور ابلتا ہوا پانی ہاتھ پر "گر گیا"

اچھا تو دھیان نہیں رہا ..... ویسے آج کل تمہارا دھیان رہتا کہاں ہے "اس نے پر سوق انداز میں کہا تھا

زیادہ الٹا سیدھا سوچنے کی ضرورت نہیں ہے میرا دھیان میرے پاس " ہی ہوتا ہے سمجھے ..... بس یہ بتاؤ کہ ہاتھ کا کیا کرنا ہے اب ؟؟؟؟

کاٹنا پڑے گا "اس نے سنجیدگی سے کہا تھا "

کیا؟؟؟؟

اسے یوں لگا جیسے اسے عارب کی بات سننے میں غلطی ہوتی ہے نہیں کیا مطلب کہ کاٹنا پڑے گا ..... اب اتنی بھی کوئی بڑی " بات نہیں ہے صرف چھالے ہی تو بنے ہیں "زبان سے ہر لفظ

ہکلاتے ہوئے ادا ہو رہا تھا جیسے اس کی زبان اس کا ساتھ نہ دے رہی

ہو

صرف چھالے ہیں؟؟؟ تم اچھی طرح دیکھو ہاتھ بالکل ڈیکھ ہو چکا ہے"

مطلوب اب اس کا کوئی حل نہیں ہے سوائے یہ کہ اس کو کاٹ دیا

"جائے

تم مذاق کر رہے ہو نا "اس نے معصومیت سے کہا تھا "

میرے چہرے سے لگتا ہے کہ میں مذاق کر رہا ہوں "اس نے بے"

یقینی سے عارب کی طرف دیکھا تھا جس کے چہرے پر بلا کی سنبھیڈگی

تھی کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ اس سے یہ بات مذاق میں

کر رہا ہے

.....پر عارب

اس سے اپنا جملہ بھی مکمل نہیں ہو سکا تھا اور ٹپ ٹپ آنسو آنکھوں

سے روایا ہو گئے تھے

ارے تم رونے کیوں لگ گئی "عارب کے پوچھنے پر بھی اس نے "

کوئی جواب نہیں دیا تھا

وہ اسے چھ سال پرانی وہی معصوم سی گڑیا لگی تھی

.....حریم

مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے اس نے محبت پاش لبجے میں  
اسے پکارا تھا

اچھا ایک بات بتاؤ مجھے تو یہ سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ تمہارے میڈیکل  
کالج والوں نے تمہیں ڈاکٹر کی ڈگری کیسے دے دی تمہیں تو یہ بھی  
نہیں پتہ کہ ہاتھ جلنے پر کسی کا ہاتھ نہیں کاٹتے ہیں  
.....پاگل

اور اس کی بات پر اسے ایک سینکڑ لگا تھا عارب کی شرارت کو سمجھنے  
کے لیے

دفع ہو جاؤ تم .....بات نہیں کرنی مجھے تم سے "اغصے"

سے کہتے ہوئے وہ مسلسل روئے جا رہی تھی

اچھا نا ..... لاو ہاتھ دیکھاؤ بس کچھ کٹ لگے گے چھالوں پر  
اور بعد میں زخموں کی صفائی کر دیں گے

مجھے کسی اور ڈاکٹر کے پاس جانا ہے تم سے نہ تو بات کرنی ہے اور نہ " ہی ٹریمینٹ کروانا ہے " غصے سے کہتے ہوئے وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی تھی

ٹھیک ہے یہاں باہر سے لیفت جا کر روم نمبر 9 میں چلی جاؤ ڈاکٹر " علی کر دیسگے میں بات کر لیتا ہوں ان سے " بے نیازی سے کہتے ہوئے وہ فون پر نمبر ڈائل کرنے لگ گیا تھا اور وہ حیرانی سے اسے دیکھے جا رہی تھی

" تو مس حریم آپ جا سکتی ہیں روم نمبر 9 میں ..... شکریہ "

صاف ظاہر تھا کہ وہ اس پر طزر کر رہا ہے اور غصہ سے اس کی طرف دیکھ کر وہ اس کے روم سے باہر آگئی تھی

oooooooooooooooooooo

ایمیر جنسی وارڈ میں وہ انتہائی مصروف تھا بریک ملنے پر جب اس نے  
 موبائل نکال کر چیک کیا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا تھا کہ حریم کی  
 بیس مس کالز آئیں تھیں کال بیک کرنے پر وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی  
 جیسے جیسے کال جا رہی تھی اس کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی آخر تک آ  
 کر اس نے موبائل جیب میں ڈالا اور گاڑی کی چابی اٹھا کر ہو سپٹل سے  
 باہر آگیا تھا



گاڑی گیراج میں پارک کرنے کے بعد وہ تیزی سے گھر کے اندر ونی حصے  
 کی طرف بڑھا تھا اور حریم کے کمرے کی میں چلا گیا تھا  
 وہ اسے بیڈ پر لیٹی ہوئی ملی تھی

حریم "اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے عارب نے اسے "

پکارا تھا

کسی کے لمس کو محسوس کرتے ہوئے حريم نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں

.....تمہاری کالز آئیں تھی

ہاں کچھ میڈیسن منگوانی تھی بس اسی لیے کالز کی تھیں

" یہ تمہاری طبیعت کو کیا ہوا ہے ابھی کچھ دیر پہلے تو ٹھیک تھی "

پریشانی پوچھنے والے کے لبھ سے صاف عیاں تھی

کچھ نہیں بس ہلاکا سا بخار ہے "اب وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ" گئی تھی

دوا لے کر لیئی تھی اب کچھ بہتر ہے

تو اس کا مطلب کہ تم ہو سپیٹل سے واپسی پر بخار اپنے ساتھ لے کر "

آئی تھی "اب وہ اسے چڑا رہا تھا

ہاں .....تمہارے روم نمبر 9 کے عظیم ڈاکٹر نے ذرا پرواہ

نہیں کی کہ مجھے کتنا درد ہو رہا ہے اور غصہ میں میں ان کی دی گئی

"پین کلر بھی وہی چھوڑ آئی پھر گھر آ کر درد کی وجہ سے بخار ہو گیا

وہ منه پھلانے اسے سارا قصہ سنا رہی تھی

اور عارب کو اس کے منه بنا بنا کر بات کرنے پر ہنسی آ رہی تھی

"ہاں ..... ہاں ..... ہنسو دوسروں کی تکلیف پر تو تم ویسے ہی"

خوش ہوتے ہو "طنزیہ انداز میں کہتے ہوئے وہ اسے گھور رہی تھی

پتہ ہے آج ہو سپٹل میں ایک سانحہ ہوا ہے ایک لڑکی جو میرے"

واسٹ کوٹ کی بڑی دیوانی تھی ہو سپٹل آئی تھی اور کوٹ پہنے بغیر ہی

چلی گئی "یہ بات اس نے محض اس کا دھیان بٹانے کے لیے کی تھی

تاکہ وہ کچھ نارمل ہو جائے لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اس نے ایک بار

پھر اسے ماضی یاد دلا دیا تھا

کسے کے کہے گئے الفاظ بھی کیا عجیب طاقت رکھتے ہیں کبھی تو آپ کو

پوری دنیا میں معتبر کر دیتے ہیں اور کبھی آپ کو خوابوں کی دنیا سے

نکال کر آپ کی حیثیت یاد دلا دیتے ہیں اور کبھی کبھی تو الفاظ ایسے

زخم دے جاتے ہیں جو بھرتے تو نہیں ہیں لیکن وقت گزرنے کے

ساتھ ساتھ ناسور بن کر تکلیف دیتے رہتے ہیں

تمہیں پتہ ہے جب میری جاب کا پہلا دن تھا اور جب میں اپنے روم میں گئی تو وہاں ٹیبل پر میرا نام اسی طرح سجا ہوا تھا جس کی کئی سال پہلے میں نے خواہش کی تھی اور وہ وائٹ کوٹ اور اس پر لکھا میرا

.....نام

یہ سب میں نے بہت سالوں کی محنت اور انتہائی مشکل سے حاصل کیا تھا لیکن نہ جانے کیوں پھر بھی میرا دل اداں تھا مجھے آج تک اس کیفیت کی سمجھ نہیں آئی کہ آخر کیوں میں اس وائٹ کوٹ کو پہن کر اور ٹیبل پر سچے اس نام کو دیکھ کر گھنٹوں روتوی رہی تھی دل میں کوئی خوشی کوئی جذبہ نہیں تھا پھر مجھے بار آور ہوا کہ میری خواہش اور ارمان تو کب کے مر چکے ہیں یہ تو ایک سراب تھا جس کے پیچھے میں بھاگتی رہی ہوں پھر پتہ نہیں کیوں میں نے خود پر ایک خول چڑھا لیا خود کو بے حس بنا لیا کہ دنیا میں کوئی جیئے یا مرے مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ..... لیکن اب میں تھک چکی ہوں ان سب

.....سے

میں ہمیشہ خود سے کہتی آئی ہوں کہ میں عام لڑکیوں جیسی نہیں ہوں  
 مجھے خود کو مضبوط بنانا ہے مجھے سب سے الگ بننا ہے لیکن مجھے ایسا  
 محسوس ہوتا ہے جیسے میں نے کی سال خود کو غلط فہمی میں مبتلا رکھا  
 مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں بھی عام لڑکیوں کی طرح ہی ہوں جس کا  
 دل چاہتا ہے کہ کوئی ہو جو صرف اس سے محبت کرے، میری خوشی  
 ، میں خوش اور غم میں غمگیں ہو، کوئی ہو جو میری تکلیف پر ترੜپ اٹھے  
 میرے ناراض ہونے پر وہ گھنٹوں مجھے مناتا رہے جس کی محبت میری  
 لیے بالکل بچوں کی کی سی ہو جسے صرف میرا خیال ہو، جو صرف مجھے  
 سراہے میری تعریف کرے

کوئی ہو جس کی سوچ کا محور صرف میری ذات ہو اور اگر کبھی میں اس  
 سے کوئی خواہش یا ضد کروں تو اس مان سے کے جواب میں مجھے  
 صرف ایک ہی جملہ سننے کو ملے گا کہ

"بس اتنی سی بات"

آج وہ اپنے دل کی سب باتیں اس شخص کو بتا رہی تھی جس سے اس

نے کبھی بھی کوئی بات کوئی خواہش نہ بتانے کا عہد کیا تھا آنسو مسلسل  
اس کی آنکھوں سے روایا ہو رہے تھے

وہ اس کے قریب ہوا تھا اور اس کا سر اپنے سینے سے لگا کر اس کے  
بال سہلانے لگا تھا اور دوسری طرف حريم کے آنسو اس کی شرط کو  
بھگو رہے تھے یوں لگتا تھا آج وہ سارے آنسو اس کی آنکھوں سے نکل  
جائیں گے جو کبھی وہ صرف یہ کہہ کہ "مجھے مضبوط ہونا ہے حريم  
کبھی نہیں روئے گی "روک لیا کرتی تھی  
بس اب اور نہیں میں تھک چکی ہوں یہ بے حسی کا خول چڑھا کر اور"  
یہ کہہ کر کہ تم جو بھی کرو مجھے فرق نہیں

.....پڑتا.....

مجھے تمہاری ہر اس بات سے فرق پڑتا ہے جو میرے متعلق نہ ہو کیونکہ  
محبت کرتی ہوں میں تم سے .....  
.....محبت کرتی ہوں میں تم سے

ہاں تو کتنی بار معافی مانگ چکا ہوں سو بار کہہ چکا ہوں کہ ماضی کو "ہاں تو کتنی بار معافی مانگ چکا ہوں سو بار کہہ چکا ہوں کہ ماضی کو "  
بھولا دو میں مانتا ہوں میں نے جو کیا وہ غلط تھا اس کے لیے جو سزا دو

گی وہ بھی پوری کرنے کے لیے تیار ہوں لیکن نہیں تمہیں تو میری "بات سمجھ ہی نہیں آتی ہے"

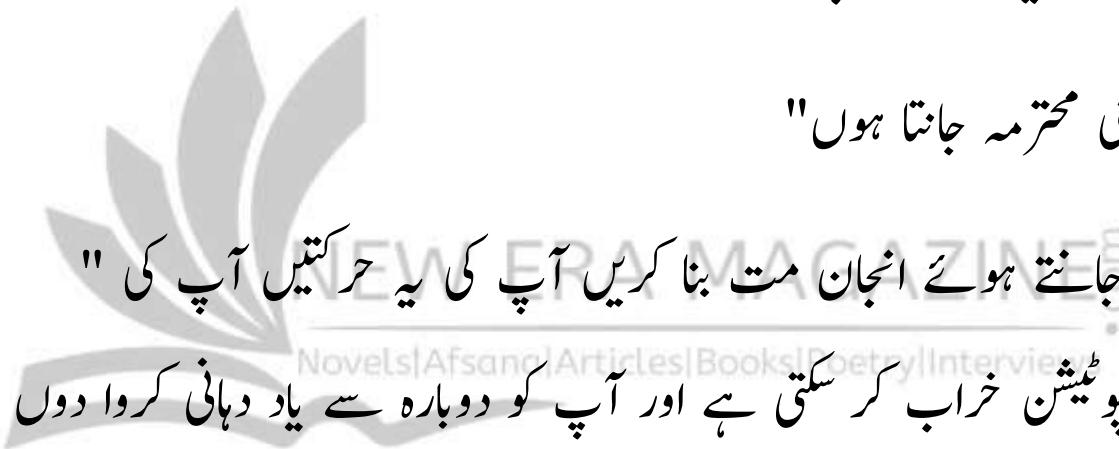
نہیں ..... نہیں یقین کر سکتی تم پر ..... تم پھر  
ویسے ہی ہو جاؤ گے جیسے پہلے تھے کیا اعتبار پھر چھوڑ کر چلے جاؤ  
اچھا نہ یقین کرو ..... نہ کرو اعتبار لیکن اتنا ضرور کہہ سکتا " ہوں کہ اب سے تمہاری ہر خواہش ہر ضد پر آپ کا یہ خادم یہ جملہ  
کہنے کے لیے تیار ہو گا کہ " صرف اتنی سی بات "

اور نجانے کیوں وہ اس کی بات سن کر مسکرا دی تھی اور اس کے  
آغوش میں سر چھپائے وہ خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھی

oooooooooooooooooo

ماضی کی تمام یادوں کو پچھے چھوڑتے ہوئے انھوں نے دوبارہ سے ایک  
نئی زندگی کی شروعات کی تھی حريم نے اس کی سزا یہ رکھی تھی کہ وہ

پہلے اسے پر کھے گی کہ آیا وہ بدلا بھی ہے کہ نہیں پھر سوچے گی کہ  
 اسے معاف کرنا بھی ہے کہ نہیں اور اپنی ذمہ داریوں میں ذرا سی  
 کوتاہی برتنے پر اسے ہمیشہ ایک ہی جملہ سننے کو ملتا تھا  
 یاد رکھیے میں نے آپ کو ابھی معاف نہیں کیا "اور ہر بار کی طرح "  
 اس کا ایک ہی جواب ہوتا تھا  
 "جی محترمہ جانتا ہوں"



تو جانتے ہوئے انجان مت بنا کریں آپ کی یہ حرکتیں آپ کی "ریپوٹیشن خراب کر سکتی ہے اور آپ کو دوبارہ سے یاد دہانی کروادوں کے آپ ابھی تک اندر ابزرویشن ہیں "وہ ہر بار اس پر کسی پولیس آفیسر کی طرح رعب جھاڑتی تھی جانتا ہوں معاف نہیں ملی اور پوری زندگی ملنی بھی نہیں ہے "اور بات" کا اختتام اس کے منہ بناتے ہوئے کہے گئے اس جملے پر ہوتا تھا

oooooooooooooooooooo

آپ کہاں چلے گئے تھے ماما کی جان جانتے ہیں کتنی پریشان ہو گئی تھی  
میں.....

شیری کو میں گیٹ سے لان میں آتا دیکھ کر وہ تقریباً بھاگتے ہوئے اس  
کے پاس پہنچی تھی اور اسے گلے سے لگا لیا تھا

میں نے پورے گھر میں ڈھونڈ لیا آپ کو اور آپ ہیں کہ باہر سے آ"  
رہے ہیں "اب وہ مصنوعی غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی

ماما میں اور بابا واک پر گئے تھے اور اب ہمیں ہو سپیل جانا ہے اس"  
"لیے آپ پلیز ہمیں جا کر فریش ہونے دیں

اور ٹریک سوٹ میں ملبوس اپنی اس آفت کو دیکھ کر وہ ہنس دی تھی  
اوہ تو میرا بیٹا اتنا بڑا ہو گیا ہے کہ اب بابا کے ساتھ ہو سپیل جائے گا  
اور یہ ٹریک سوٹ کہاں سے لے لیا آپ نے میں تو حیران ہوں کہ  
آپ کے سائز کا مل کیسے گیا

کل بابا اور میں شاپنگ کرنے گئے تھے تو بابا نے لے کر دیا ہے اور "

کہا ہے کہ اگر میں ایکسرسائز اور واک نہیں کروں گا تو سمارٹ کیسے رہوں گا اور ویسے بھی لوگ سمارٹ بوائز کو پسند کرتے ہیں میں فارغ رہو گا تو موٹا ہو جاؤں گا اور ناہی پھر آپ جیسی پیاری سی والف ملے "گی مجھے"

مسکراتے ہوئے اس کی باتوں کو سنتے وہ اس کی آخری بات پر حیران ہو گئی تھی



یہ سب بابا نے کہا ہے آپ سے؟؟ اور اس نے معصومیت سے سر ہلا دیا تھا

اب وہ شہیر کے پیچھے کھڑے عارب کو گھور رہی تھی  
یہ تربیت دے رہے ہیں آپ .....ایسی باتیں سکھائے گے اب "اسے"

شیری یار آپ سے بابا نے کہا بھی تھا کہ کچھ باتیں پر سنل رکھنی ہوتی  
ہیں اور آپ ہیں کہ

اس نے حريم کی بات کا جواب دیئے بغیر ناراضگی سے شہیر کی طرف  
دیکھتے ہوئے کہا تھا

"اوپس بابا اب مجھے کیا پتا تھا کہ اس بات کو بھی پرسنل رکھنا ہے"  
پریشانی سے عارب کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا تھا

اندر چلو فوراً اور یہ جو ہو سپیٹل جانے کی باتیں ہو رہیں ہیں تو میں آپ  
کو بتا دوں "مسٹر شہیر عارب" کہ آپ کی یہ عمر اسکول جانے کی ہے نا  
کہ ہو سپیٹل

دیکھئے مسز عارب ہمیں ہو سپیٹل جانا ہے اور مسٹر شہیر آج وہاں کا"  
سروے کریں گے سو پلیز آپ ہمارا ٹائم ویسٹ نہ کریں ویسے بھی آج  
ہمیں ٹائم سے کچھ دیر پہلے پہنچنا ہے "uarb نے سنجیدگی سے اپنی بات  
مکمل کی تھی

وہ مسکرا دی تھی ویسے بھی وہ آج کل ان کی عجیب و غریب حرکتوں کو  
مسکرا کر نظر انداز کر رہی تھی

oooooooooooooooooooo

.....ماما.....

کیا ہے شیری بیٹا کتنی دفع کہا ہے کہ اس طرح اوپنجی آواز میں بات  
نہیں کرتے جو بات کرنی ہوتی ہے پاس آ کر کرتے ہیں

سیڑھیوں سے نیچے آتے اب وہ حریم کے پاس پہنچ گیا تھا

مسنر عارب پلیز دو کپ چائے اوپر روم میں بھجوادیجئے میں اور بابا"  
بزی ہیں اور تھکے ہوئے بھی ..... مسنر عارب کا کہنا ہے کہ پانچ  
منٹ میں چائے ان کے ٹیبل پر ہونی چاہیے

اٹ

اثر ہو گیا ہے آپ پر بھی ..... جانتی ہوں یہ سب کون سکھا رہا  
ہے اور کس کی زبان بول رہے ہو آج کل

اڑے شہیر آپ کے پاس تو اپنی زبان ہے آپ کب سے کسی اور کی " زبان بولنے لگے " سیڑھیوں سے اترتے عارب نے حریم کو چڑانے کے

لیے شہیر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا

چلو پار ٹنر آڈر دے دیا ہے ان کو اب ان سے کہو کہ ہم لان میں  
انتظار کر رہے ہیں چائے لے کر فوراً پہنچے  
.....مسز عارب چائے لے کر فوراً پہنچے"

میں کوئی مسز عارب نہیں ہوں میں مس حريم ہوں اور تمہاری ماما اب  
تم کہو ذرا پھر میں تمہیں پوچھتی ہوں شریر

اف ماما میں شیری ہوں شریر نہیں ہوں "اپنے مخصوص انداز میں "

کہتے ہوئے اس نے لان کی طرف دوڑ لگا دی

oooooooooooooooooo

"عارب نیچے بھی آ جائیں آپ تو شہیر سے بھی زیادہ ٹائم لگاتے ہیں"  
شیری کو ٹائی لگاتے ہوئے وہ مسلسل عارب کو آوازیں دے رہی تھی  
ہاتھ میں ٹائی پکڑے وہ سیڑھیاں اترتا آ رہا تھا

یار میری بھی ٹائی باندھ دو "عارض کے کہنے پر حريم نے حیرانی سے"

اس کی طرف دیکھا تھا

اتنے بڑے ہو گئے ہیں آپ اور ابھی تک ٹائی لگانا نہیں آتی آپ کو"  
رعب سے کہتے ہوئے وہ اس کے قریب آ کر کھڑی ہو گئی تھی " ٹائی تو تم شہیر کی بھی باندھتی ہو تو میری ٹائی باندھنے میں کیا حرج" " ہے

.....شیری میرا بیٹا ہے

اور میں ناچیز آپ کا شوہر "اس نے منه بناتے ہوئے کہا تھا"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تو اللہ نے مجھے اپنی رحمت سے نواز دیا ورنہ تم نے تو میرا بیٹا میرا بیٹا ہی کہتی رہنا تھا "سامنے سے آتی تین سالہ حورین کو اپنی طرف آتا دیکھ کر اس نے کہا تھا

بابا .....بابا .....ابنی تو تلی زبان میں بابا کہتی وہ  
اس سے لپٹ گئی تھی

بابا آپ جا رہے تھے "منه بناتے ہوئے سوال کیا گیا تھا "

ارے بابا اپنی پرنسز سے ملے بغیر کیسے جا سکتے ہیں "اس کو گود میں "

اٹھا کر عارب نے اس کے گال چومتے ہوئے کہا تھا

لو جی بس اب باپ بیٹی کا پیار شروع ہو جانا ہے "مان لو مس حریم"  
کہ اب تم جلنے لگی ہو کہ میں تم سے زیادہ حورین سے پیار کرتا ہوں

اہن ..... جلے میری جو تی

ooooooooooooooooooooooo

 NEW ERA MAGAZINE  
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہیر بیٹا ہمیں نکلنا ہے چلو جلدی سے اسکوں بیگ لے لو اپنا "مجلت "

میں کہتا ہوا وہ اپنے ہاتھ پر ریسٹ واقع باندھ رہا تھا

اور ناشتہ " ..... حیرانی سے پوچھا گیا تھا"

بھوک نہیں ہے اور طائم بھی نہیں فلحال ڈنر پر ملتے ہیں

"اچھا سنو"

کیا ہے؟ گال اور ناک پھلانے وہ اس کے پاس کھڑی تھی

جب جانے لگوں تو دو بول محبت کے ہی بول دیا کرو تمہیں تو شوہر "

"کو رخصت کرنا بھی نہیں آتا ہے

کیونکہ مجھے محبت نہیں ہے شوہر سے اور جہاں محبت نا ہو وہاں محبت"  
کے بول کیسے بول دوں "ادائے بے نیازی سے کہتے ہوئے وہ کچن کی  
جانب برڑھ گئی تھی

اوہ ..... تو محبت ہی نہیں ہے محترمہ کو  
اور وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ گیٹ سے باہر نکل کر گاڑی میں بیٹھتے  
ہی اس کا فون رنگ کرے گا وہ فون اٹھائے گا مسج پڑھے گا اور اس  
میں ہر روز کی طرح محبت کی ایک سطر تحریر ہو گی

"Have a Safe Journey"

اور کوئی سینکنڈ فلور سے اس کی گاڑی کو اس وقت تک دیکھے گا جب  
تک وہ نظر وہ سے او جھل نہیں ہو جاتی  
ٹھیک 9:00 بجے جب اس کے روم کی ٹیبل پر چائے کا کپ آئے گا  
اسے فوراً مسج موصول ہو گا

تمہارا یہ نشہ کب ختم ہو گا "اور وہ بالکل بے نیاز بن جائے گا"

"کون سا نشہ"

روز ٹھیک 7:00 بجے چائے پینے کے بعد بھی اگر 9:00 بجے تمہاری "ٹیبل پر چائے نہ ملے تو تم سے تمام دن کام نہیں ہوتا

کوئی اس کی ہی عادت کے بارے میں بتا رہا تھا

سنو چائے کے ساتھ کچھ کھا لینا کیونکہ ناشستہ نہ کر کے جانا تو تمہاری "فطرت میں ہے "روز کی طرح رعب بھرا میسح موصول ہو گا اور وہ اسے پڑھ کر مسکرا دے گا

رات کو گھر واپس آنے پر وہ ٹی وی لاونچ میں اس کا انتظار کرتے ہوئے ملے گی اور اس کے پوچھنے پر کہ سوئی نہیں ابھی ..... تک

" جواب آئے گا " مجھے نیند نہیں آ رہی تھی

اور جیسے وہ جانتا ہی نہ ہو کہ نیند کے خمار میں ڈوبی یہ آنکھیں صرف

اس کا ہی انتظار کر رہیں تھیں

سنو حريم میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے بہت محبت کرتی ہو

اور اس جملے کا اسے ہر بار ایک ہی جواب ملتا تھا

"خوش فہمیاں ہیں جناب کی"

تو طے ہوا کہ تم کبھی اظہار نہیں کرو گی لیکن میں بن کہے ہی تمہارا

اظہار روز سننا ہوں

.....محبت کا فلسفہ بھی عجیب ہے

کبھی تم نے مجھ سے کہا تھا کہ مر گئی وہ محبت جو کبھی تم سے تھی

لیکن میرا ماننا ہے کہ محبت مرا نہیں کرتی یہ تو وقت کے ساتھ اور بڑھ

جاتی ہے اور شدید سے شدید ہوتی چلی جاتی ہے

.....جیسے تمہیں مجھ سے اور مجھے تم سے

بناو کون کہتا ہے ، محبت بس کہانی ہے



محبت تو صحیفہ ہے ، محبت آسمانی ہے  
 محبت کو خدارا تم ، کبھی بھی جھوٹ نہ سمجھو  
 محبت مجزہ ہے \_\_\_\_ معجزوں کی ترجمانی ہے  
 محبت پھول کی خوشبو ، محبت رنگِ ثالثی کا  
 محبت پربتوں کی جھیل کا شفاف پانی ہے  
 محبت اک ستارہ ہے ، وفا کا استعارہ ہے  
 محبت سیپ کا موتی ، بحر کی بیکرانی ہے  
 زمیں والے بتاؤ کس طرح سمجھیں محبت کو  
 محبت تو زمیں پر آسمانوں کی نشانی ہے  
 محبت روشنی ہے ، رنگ ہے ، خوشبو ہے ، نغمہ ہے  
 محبت اڑتا پنچھی ہے ، محبت بہتا پانی ہے  
 محبت ماں کا آنچل ، محبت باپ کی شفقت

محبت ہر جگہ، ہر پل، خدا کا نقش ثانی ہے

محبت بہن کی الفت، محبت بھائی کی چاہت

محبت کھیلتا بچہ ہے اور چڑھتی جوانی ہے

محبت حق کا کلمہ ہے، محبت چاشنی من کی

محبت روح کا مرہم، دلوں کی حکمرانی ہے

محبت تو ازل سے ہے، محبت تا ابد ہو گی

محبت تو ہے آفاقتی، زمانی نہ مکانی ہے

فنا ہو جائے گی دنیا، فنا ہو جائیں گے ہم تم

فقط باقی محبت ہے، محبت جاودائی ہے

— ختم شد —

ہم سب چانتے ہیں کہ معاف کرنا آسان نہیں ہوتا اور اس شخص کو تو بالکل بھی نہیں جو آپ کی تکلیف کی وجہ بنتا ہے لیکن کبھی کبھی درگزر

کر دینا ہماری زندگی کو آنے والے غمگیں حالات سے نکال کر خوشیوں  
 کی طرف لے آتا ہے جس طرح حريم عرب کی زندگی میں اب خوشیاں  
 ہی خوشیاں تھیں



ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں طائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بحث سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات

کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

**شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین**